بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم:- سہ شنبہ * ۴ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۹ امان ۱۳۳۴ ہش * ۲۹ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۷۶

ایک یونٹ کے قیام اور نئے آئین کے انتظام کیلئے گورنر جنرل نے ہنگامی اختیارات سنبھال لئے

مغربی پاکستان کا صدر مقام لاہور ہوگا ایبٹ آباد کو موسم گرما کا دارالحکومت بنایا جائیگا

کراچی ۲۸ مارچ۔ گورنر جنرل جناب غلام محمد نے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے اور نئے آئین کا انتظام کرنے کے لئے ہنگامی اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ کل رات ایک خاص آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کی وجہ سے گورنر جنرل نے مجلس دستور ساز کے پاس شدہ قوانین میں سے ۳۵ مسودہ ہائے قانون کی سابقہ تاریخوں سے منظوری دے دی ہے۔ اس آرڈیننس کی رو سے گورنر جنرل نے مشرقی بنگال کے صوبے کو مشرقی پاکستان کے نام سے موسوم کرنے کا اختیار بھی سنبھال لیا ہے۔ نیز مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے اور زیادہ سے زیادہ مئی کے آخر تک مغربی پاکستان کو ایک یونٹ کی شکل میں ڈھالنے کے لئے عملی اقدامات کرے۔ تاکہ مئی کے اواخر میں مغربی پاکستان کے نام سے ایک وسیع تر صوبے کا قیام عمل میں آجائے۔

کابینہ کے سکرٹریٹ نے اعلان جاری کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ مغربی پاکستان کے نئے صوبے کا صدر مقام لاہور ہوگا۔ اور ایبٹ آباد کو موسم گرما کا دارالحکومت بنایا جائے گا۔ صدر مقام کیلئے انتظامی کونسل نے کئی جگہوں کے متعلق غور کیا لیکن کونسل کی نگاہ میں لاہور کے سوا باقی سب مقامات غیر ترقی یافتہ تھے۔ اور انہیں صدر مقام میں تبدیل کرنے میں کافی روپیہ اور وقت درکار تھا۔ ایک یونٹ کی حکومت میں موجودہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت لاہور سے کراچی پہنچ گئے

ڈاکٹر کرنل شاہ اور ڈاکٹر جمال نے حضور کا معائنہ کیا حضور کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے

کراچی ۲۸ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۷ مارچ کو صبح خیبر میل کے ذریعہ لاہور سے بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق بذریعہ تار جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے:-

کراچی ۲۸ مارچ۔ ڈاکٹر کرنل شاہ اور ڈاکٹر جمال نے آج سہ پہر حضور کا معائنہ کیا۔ الحمدللہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷ مارچ کو مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو اطلاع موصول ہوئی تھی۔ وہ درج ذیل ہے۔

"کل بروز ۲۵ مارچ کو) قبل از دوپہر حضور تمام دن کے لئے میاں مظفر احمد صاحب کی کوٹھی تشریف لے گئے۔ اور پانچ بجے تک وہیں تشریف فرما رہے وہیں ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ اور کہا کہ اب طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ اصل بیماری کا خفیف سا اثر ابھی باقی ہے جو انشاء اللہ العزیز جلد دور ہو جائے گا۔ پانچ بجے شام حضور خلیفہ افتخار اللہ صاحب (خلیفہ صاحب حضرت ام ناصر احمد صاحبہ کے بھانجے ہیں۔ اور ہمارے دودھ بھائی بھی ہیں) کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے سوا چھ بجے مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ڈنٹل سرجن کے گھر دانت کے علاج کے لئے تشریف لے گئے پھر وہاں سے سوا سات بجے کے قریب رتن باغ تشریف لے گئے۔ شام کے وقت حضور کو کچھ ضعف محسوس ہوتا تھا۔ شروع رات نیند آگئی۔ مگر بارہ بجے کے قریب ضعف سے آنکھ کھل گئی۔ پھر صبح تک نیند معمول سے کم آئی۔

آج مورخہ ۲۷ مارچ کو صبح ساڑھے چھ بجے حضور رتن باغ سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب جماعت کے ساتھ دعا فرمائی اور اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ حضور کی موٹر ریلوے روڈ تک گئی۔ اور حضور ریل کے ڈبہ میں تشریف لے گئے۔ . . . . اسٹیشن پر ایک بڑا مجمع احباب جماعت کا حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھا۔ یہاں بھی حضور نے دعا فرمائی۔ اور پونے آٹھ بجے گاڑی اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ صبح بھی حضور کو کچھ ضعف کی شکایت تھی۔

احباب جماعت اپنے پیارے امام کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد ۲۷/۳/۵۵)

شام اور ترکی کے تعلقات بدستور دوستانہ ہیں

دمشق ۲۸ مارچ۔ شام کے وزیر خارجہ خالد العظم نے ان خبروں کو غلط بتایا ہے۔ کہ شامی ہوائی جہازوں نے ترکی کے علاقے پر پرواز کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس قسم کی خبریں سراسر بے بنیاد ہیں۔ اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لئے اڑائی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شام اور ترکی کے تعلقات بدستور دوستانہ چلے آرہے ہیں

شام نے لبنان کی پیشکش مسترد کردی

دمشق ۲۸ مارچ۔ لبنان نے شام اور ترکیہ میں مصالحت کرانے کی پیشکش کی تھی۔ جسے شام نے مسترد کردیا ہے۔ شام نے کہا ہے۔ کہ ایسی مصالحت کی کوئی ضرورت نہیں۔

مصر اور اسرائیل کی سرحد پر ایک اور جھڑپ

قاہرہ ۲۸ مارچ۔ مصری ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہفتہ کے روز مصر اور اسرائیل کی درمیانی سرحد پر ایک اور حادثہ پیش آیا ہے۔ اسرائیلی علاقے کی جانب سے مصری علاقے پر گولیاں چلائی گئیں۔ جس کے جواب میں مصری پہریداروں کو بھی گولیاں چلانی پڑیں۔ اس حادثے میں مصر کا کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

انجیل مقدس کے قدیم نسخہ کی نمائش

واشنگٹن ۲۷ مارچ۔ لائبریری آف کانگریس میں انجیل مقدس کا ایک قدیم نسخہ نمائش کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ جو علماء کے بیان کے مطابق ۱۵۰۰ سال پرانا ہے۔ یہ نسخہ اصل آرامی اور شامی زبان میں لکھا گیا ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے ہم قوم بولتے تھے۔ یہ نسخہ جو "تیان کوڈکس" کے نام سے مشہور ہے۔ مدتوں سے تیان خاندان ۴۴ ء سے کے قبضہ میں ہے۔ انجیل مقدس کے اس نسخہ کی نمائش دو ماہ تک جاری رہے گی

برطانوی اور امریکی سفیروں سے مصری وزیر اعظم کی ملاقات

قاہرہ ۲۸ مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کل یہاں برطانوی اور امریکی سفیروں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں غازہ کے قریب مصری چوکی پر اسرائیلی فوجیوں کے حملے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ ادھر تل ابیب سے بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اسرائیل کے وزیر اعظم نے بھی کل وہاں اسی حادثے کے بارے میں برطانوی اور امریکی سفیروں سے بات چیت کی اور انہیں غازہ کے حادثے کے بارہ میں حکومت اسرائیل کے موقف سے آگاہ کیا۔

امریکہ اور انگلستان سے مبلغین کرام کی آمد

مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے امریکہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ پروگرام کے مطابق آپ نے ۱۸ مارچ کو "Francania" نامی جہاز کے ذریعہ روانہ ہونا تھا۔ آپ انگلستان ہوتے ہوئے تشریف لائیں گے

اسی طرح سابق امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (جن کے متعلق پہلے بھی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کہ آپ کیلیڈونیا جہاز کے ذریعہ انگلستان سے روانہ ہو چکے ہیں) ۳۰ مارچ کو کراچی پہنچیں گے۔

احباب کرام ان مبلغین کرام کے بخیر و عافیت واپس پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

سید کلیم اللہ شاہ اور بشیر بھٹی انگلستان روانہ ہوگئے

کراچی (بذریعہ تار) مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مطلع فرماتے ہیں کہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا) کے برادر عزیز مکرم سید کلیم اللہ شاہ صاحب اور بشیر احمد صاحب بھٹی ابن ڈاکٹر میجر شاہنواز صاحب ۲۷ مارچ کی شام کو اعلیٰ تعلیم کی غرض سے "بہوئی" جہاز کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب کرام ان کے بخیر و عافیت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۵ء

ہمارے فرائض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ پر تشریف لے جانے کے ساتھ ہمارے فرائض آگے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور یورپ سے بھی ہماری راہنمائی فرماتے رہیں گے۔ اور ہم حضور کے تازہ بتازہ ارشادات سے متمتع ہوتے رہیں گے۔ لیکن جسمانی قرب بھی ایک خاص اثر رکھتا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ گو مسجد مبارک میں جمعہ کا خطبہ اور اقامت الصلوٰۃ اللہ تعالیٰ کے بندے کے سپرد ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے وجود سے ان میں جو برکات کا اضافہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی جگہ پر ہے۔ خاصکر خلافت تو ایک ایسی الٰہی نعمت ہے۔ جو منعم علیہ اقوام کو ہی ملتی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے خاص کاموں کے لئے کھڑا کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ربوہ میں تشریف رکھنے کے دوران میں جو ایسے خاص فوائد تھے ہم ان سے کسی حد تک ضرور محروم رہیں گے۔ جب تک حضور اپنے سفر سے بخیریت واپس تشریف نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسا جلد ہو۔ مگر ہمیں اس دوران میں پہلے سے بھی زیادہ چوکس ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اور حقیقی طور پر الٰہی جماعتوں کا سا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا آقا جب ہمارے کارناموں کو سنے تو خوش ہو جس سے یقیناً حضور کی صحت پر نہایت اچھا اثر پڑے گا۔

الغرض ہمیں چاہیئے کہ ہم نہ صرف دعاؤں اور صدقات میں ترقی کریں۔ بلکہ اسلام کی اشاعت کا حقیقی فرض جس کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ اس کو بہر وجوہ تقویت دینے کے لئے اپنا تن من دھن لگا دیں۔

انجیل میں مسیح علیہ السلام کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے۔ کہ ایک آقا سفر پر گیا اور اپنے ملازموں کو علیحدہ علیحدہ کچھ رقم سپرد کر گیا۔ جب وہ سفر سے واپس آیا۔ تو کسی ملازم نے اصل رقم سے دگنا اور کسی نے تگنا رقم پیش کی۔ مگر ایک نے اتنی ہی رقم پیش کی جتنی کہ اس کے سپرد کی گئی تھی۔ آقا اس پر سخت ناراض ہوا کہ اس نے کیوں نہ رقم کو کسی فائدہ کے کام پر لگایا۔ اور اس کو بڑھایا۔

ہمارا آقا بھی ترقی جماعت کی امانت ہمارے سپرد کر کے سفر پر جا رہا ہے۔ ہمیں بھی ان ہوشیار ملازموں کی طرح اس امانت کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس سست ملازم کی طرح نہیں ہونا چاہیئے جس نے سپرد کردہ رقم کو فائدہ کے کام پر نہ لگایا۔ اور اپنے آقا کے عتاب کا مورد ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا

تازہ ارشاد احباب جماعت کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت نے الفضل مورخہ ۱۳ مارچ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے، ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر "امانت خاص تحریک جدید" کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔ جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو۔ وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید ربوہ کے نام بھیجدیں۔ ہم روپیہ وصول کر کے آپ کا امانت کا حساب کھول دیں گے۔ اور جو نقد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوانا چاہیں۔ وہ "محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام بھیجیں۔ مگر کوپن میں صاف تحریر فرمائیں کہ "امانت خاص تحریک جدید" میں رقم جمع کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر امانت تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ایک مفید تجویز

— از حضرت مرزا شریف احمد صاحب جوائنٹ ناظر دعوۃ وتبلیغ —

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تبلیغ اسلام میں گزری اور اسی طرح صحابہ کرامؓ کی زندگیاں بھی خدمت اسلام میں گزریں۔ خلافت راشدہ کے بعد جو خلافت قائم ہوئی، وہ دراصل ملوکیت تھی۔ جس میں لوگوں کی توجہ تبلیغ اسلام سے ہٹ کر دنیاوی مفاد حاصل کرنے کی طرف ہو گئی۔ مدینہ میں صحابہ کا ایک گروہ تھا۔ جو اسلامی تعلیم وتربیت کا کام کرتا تھا۔ ان کے سیکھے ہوئے لوگ آئندہ نسلوں کے معلم اور استاد بنے۔ یہ لوگ مختلف ممالک میں پھیل گئے اور اسلامی حکومت کے باہر جا کر بھی صوفیاء علماء اور تاجر لوگ اسلامی تعلیم کو پھیلاتے رہے۔

اگرچہ موجودہ زمانہ اپنے حالات اور ضروریات کے لحاظ سے ایک ایسا زمانہ ہے۔ جس میں ہم بعینہٖ پرانا طریق اختیار نہیں کر سکتے۔ مگر تبلیغ اور تعلیم کے بنیادی اصول وہی ہیں اور ہمیشہ وہی رہیں گے۔ اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسلامی تاریخ اور دوسرے ذرائع سے ایسا مواد جمع کیا جائے جس سے ہمیں پتہ لگے کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کے وقت سے پہلے اور غدر کے بعد تک اسلام کس طرح پھیلا۔ اور یہ کام کرنے والوں نے کون کون سے ذرائع اختیار کئے۔ اور اگرچہ انڈونیشیا اور چین میں اسلامی حکومتیں کبھی قائم نہیں ہوئیں مگر وہاں اسلام پھیلا۔ اور یہ صرف ان مبلغین کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ اس وسیع پیمانہ پر اسلام پھیلا۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اور ملک کے مختلف اطراف میں جماعتیں موجود ہیں۔ میں وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ ان تمام ذرائع کو جمع کریں۔ جن سے اسلام اس ملک میں پھیلا۔ اور ان بڑی شخصیتوں کو بھی دکھایا جائے۔ جو اسلام کے لئے کام کرتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو کامیاب کیا۔ چین میں ہماری جماعت باقاعدہ نہیں پھیل سکی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی وہاں مختلف احباب نے احمدیت اختیار کی۔ اور اس کے علاوہ بعد کے زمانہ میں ڈاکٹر تاجر اور دیگر ملازم پیشہ لوگ وہاں جاتے رہے ہیں۔ وہ چین کے متعلق کافی مواد جمع کر سکتے ہیں۔ میرا منشاء ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ مغربی پاکستان مشرقی پاکستان اور ہندوستان۔ مغربی پاکستان کا مواد اردو پشتو اور سندھی میں شائع کیا جائے۔ مشرقی پاکستان کا اردو اور بنگالی میں اور ہندوستان کے حصول میں اشاعت اسلام کے طریق اردو اور ہندی میں شائع کئے جائیں۔ اسی طرح انڈونیشیا کا حصہ اردو اور انڈونیشین زبان میں اور چین کا حصہ اردو اور چینی میں۔ اس کام میں جماعت کے مختلف افراد ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ تاریخ سے واقف لوگ خصوصاً اسلامی تاریخ سے واقف لوگ اس مواد کو جمع کر کے ہمارے دفتر میں بھجوا دیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے جس میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ ایک گاؤں والا بھی یہ لکھ سکتا ہے۔ کہ ہمارے گاؤں میں ڈیڑھ سو سال قبل ایک بزرگ آئے تھے۔ اور ان کی توجہ اور تبلیغ سے لوگ آہستہ آہستہ مسلمان ہو گئے۔ اگر کوئی دوست اس سلسلہ میں مشورہ دینا چاہیں۔ تو وہ ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ ضلع جھنگ کو تجویز بھجوا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ افریقہ میں ہماری جماعتیں مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔ اور ان علاقوں میں بھی اپنے اپنے وقت میں علماء صوفیاء اور تاجر پیشہ احباب نے اسلام کو تبلیغ کے ذریعہ پھیلایا ہے۔ وہاں سے مواد مہیا ہونے پر اس کو بھی جمع کر کے شائع کیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ مختلف جماعتوں کے لوگ اس کام کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ مواد اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ڈھاکہ کی اہمیت کے پیش نظر وہاں پریذیڈنٹ کے عہدہ کی بجائے امارت کا قیام منظور فرمایا ہے۔ اور چوہدری خورشید احمد صاحب کو جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے لئے اپریل ۱۹۵۶ء تک امیر مقرر فرمایا ہے احباب مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض اللہ تعالےٰ کی خاطر قربانی کرو

"اب میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر ہماری جماعت نے دو قسم کی مروت اور ہمت دکھائی ہے۔ ایک تو یہ گروہ ہے جنہوں نے سفر اختیار کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو سفر کے خطرات میں ڈالا ہے۔ اور ان مصائب و شدائد کے برداشت کرنے کو تیار ہو گئے ہیں۔ جو اس راہ میں انہیں پیش آئیں گی۔ دوسرا وہ گروہ ہے۔ جنہوں نے میری دینی اغراض و مقاصد میں ہمیشہ دل کھول کر چندے دیئے ہیں۔ میں کچھ ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ تفصیل کروں کیونکہ ہر شخص کم و بیش اپنی استطاعت اور مقدرت کے موافق حصہ لیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ کس اخلاص اور وفاداری سے ان چندوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے۔ یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام شائع کیا جاوے۔ تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالےٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ بھی پروا، نہیں ہوتی دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جاویں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں۔ اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے۔ وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔ میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں۔ جن کو تم میں سے شاید بہت ہی کم جانتے ہوں۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً میں نظیر کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ میرزا یوسف بیگ صاحب میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں۔ میں نے ان کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح پر بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے۔ اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ میرزا صاحب اس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جب کہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں۔ اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوش محبت سے لبریز ہیں

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو۔ کچھ نہیں ہوتا۔ جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے۔ اسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے یہاں تک کہ اگر یہ قوت ایمانی پورے طور پر نشوونما پا جائے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے کیونکہ کوئی امر اس کے سدّ راہ نہیں ہو سکتا وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامل اور دریغ نہ کرے گا۔

میں نے کئی دفعہ اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے۔ اور اب بھی اس کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ اس لئے میں پھر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے۔ اور آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا۔ اور قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ تو اس کی غرض کیا تھی۔ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالےٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے کمال درجہ گستاخی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ اس میں (معاذ اللہ) اللہ تعالےٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائے گا۔ حالانکہ اس کی ذات پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)

پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالےٰ نے یہ چاہا ہے۔ کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھا دے جیسے فرمایا وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی۔ کہ هدًى للمتقين یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں۔ کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ جیسے تمام کمالات متفرق متفرق جو انبیاء میں تھے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ اس امت میں جمع کر دیئے" (ملفوظات)

اسلامی اخلاق

از مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ

دنیا کی ساری خوشی و خوشحالی اور امن و امان اخلاق سے وابستہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا کے سب مذاہب کی بنیاد اچھے اخلاق ہی پر ہے۔ سب کی یہی تعلیم رہی۔ کہ سچ بولنا اچھا ہے جھوٹ بولنا برا ہے۔ انصاف بھلائی ہے۔ اور ظلم برائی ہے۔ خیرات نیکی ہے۔ اور چوری بری ہے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس سلسلے میں بھی تکمیلی حیثیت رکھتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے

بعثت لاتمم حسن الاخلاق

(موطا مالکؒ حسن اخلاق) میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اسلام انسانی اعمال کے دو حصے قرار دیتا ہے۔ ایک عبادات اور دوسرا اخلاق یعنے ایک خالق کا حق اور دوسرا اس کی مخلوق کا حق۔ حقوق عباد باہم انسانوں کے معاملات اور تعلقات ہیں۔ اور حقوق اللہ سے مراد وہ فرائض ہیں جو خدا تعالےٰ کے متعلق عائد ہوتے ہیں

قرآن کریم فرماتا ہے وافعلوا الخير لعلكم تفلحون (سورہ حج ۱۰) نیکی کرو تاکہ تم فلاح حاصل کرو۔ اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ "جس بھائی نے دوسرے بھائی پر کوئی ظلم کیا ہو۔ تو اس ظالم بھائی کو چاہیئے کہ اسی دنیا میں اس مظلوم بھائی سے معاف کرا لے۔ ورنہ عاقبت میں ظالم کی نیکیاں مظلوم کو مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں کوئی نہ ہونگی تو مظلوم کی برائیاں ظالم کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی"۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ معاملات انسانی میں جو تجاوز اور ظلم ہوگا اس کی کس قدر اہمیت ہے

اسلامی عبادات نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ سے مقصد انسان کے اخلاق حسنہ کی تربیت اور تکمیل ہی ہے۔ چنانچہ نماز کا ایک فائدہ یہ بتایا کہ وہ بری باتوں سے روکتی ہے۔ روزہ تقوےٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ زکوٰۃ سر تا پا انسانی ہمدردی اور غمخواری کا سبق دیتی ہے۔ اور حج ہماری اخلاقی اصلاح و ترقی کا ذریعہ، اور اپنی اور دوسروں کی امداد کا وسیلہ ہے۔ اور ان کے بنیادی مقاصد میں اخلاقی تعلیم کا راز مضمر ہے۔

اسلامی اصطلاح میں اس قلبی کیفیت کا نام جو ہر قسم کی نیکیوں کا محرک ہے تقوےٰ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام میں اخلاق کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ حضور مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعائے نماز سے بخوبی ظاہر ہے:

واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت (مسلم باب الدعا فی الصلوٰۃ)

اور اے میرے خدا تو مجھ کو بہتر سے بہتر اخلاق کی راہ نمائی فرما۔ تیرے سوا کوئی بہتر سے بہتر اخلاق کی راہ نہیں دکھلا سکتا۔ لیکن تو برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دے۔ اور سوائے تیرے اور کوئی نہیں ان کو پھیر سکتا۔

ایمان کی تکمیل بھی اخلاق ہے۔ جیسا کہ فرمایا اکمل المؤمنین ایماناً احسنهم خلقاً۔ اسلام میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے (حدیث ترمذی) بخاری کتاب الادب میں ہے۔ خیاركم احسنكم اخلاقاً کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ پھر طبرانی میں ہے۔ احب عباد الله الى الله احسنهم اخلاقاً کہ اللہ کے بندوں میں سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ یعنے حسن اخلاق خدا کی محبت کا ذریعہ ہے۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو عورتیں تھیں۔ ایک رات بھر نماز پڑھتی دن کو روزہ رکھتی۔ اور صدقہ دیتی۔ مگر اپنی زبان درازی سے ہمسائیوں اور پڑوسیوں کا ناک میں دم رکھتی تھی۔ دوسری صرف نماز پڑھتی۔ اور غریبوں کو چند کپڑے بانٹ دیتی۔ مگر کسی کی اذیت کا موجب نہ ہوتی تھی۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کی نسبت دریافت کیا گیا تو حضور صلعم نے پہلی کی نسبت فرمایا۔ کہ اس میں کوئی نیکی نہیں "وہ اپنی بدخلقی کی سزا پائیگی" اور دوسری کی نسبت فرمایا۔ کہ "وہ جنتی ہوگی" (ادب المفرد امام بخاری باب من لا یوذی جارہ)

ان امور سے اسلام میں اخلاق کی حیثیت پوری طرح نمایاں ہو جاتی ہے۔ اخلاق حسنہ درحقیقت صفات الٰہی کا سایہ اور ظل ہیں۔ اور اس کی صفات کاملہ کے ادنےٰ اترین مظاہر ہیں خوش خلقی اللہ تعالےٰ کا خلق عظیم ہے۔

انسان کی روحانی تکمیل کا ذریعہ اخلاق کو قرار دیا گیا ہے۔ دنیا میں انبیاء علیہم السلام جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔ جو ان کی تعلیم ہے وہی ان کا عمل بھی اس لئے ان کی تعلیم اور صحبت کا فیضان خوشبو کی طرح اثر

اور ہم نشینوں کو معطر کر دیتا ہے۔ اسی لئے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق عالیہ کے سوال پر فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔ یعنی جو قرآن میں الفاظ کی صورت میں ہے۔ وہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت میں بصورت عمل تھا۔ سبحان اللہ۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اگر غریبوں اور مسکینوں کی امداد اور اعانت کا حکم دیا۔ تو پہلے خود اس فرض کو ادا کیا۔ خود بھوکے رہے۔ اور دوسروں کو کھلایا۔ حضورؐ نے اپنے دشمنوں اور قاتلوں کو معاف فرمایا۔ کھانے میں زہر دینے والوں سے درگذر کیا۔ اور اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا جنہوں نے حضورؐ پر تیر برسائے۔ اور تلواریں چلائیں۔ طاقت رکھتے ہوئے بھی کبھی ان پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کپڑوں کی شدید ضرورت کے باوجود جب کسی نے حضورؐ سے کپڑا مانگا۔ خود اپنی چادر اتار کر اس کے حوالہ کی۔ غرض حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق ایک انسان۔ ایک باپ۔ ایک شوہر۔ ایک دوست۔ ایک خانہ دار۔ ایک کاروباری۔ ایک تاجر۔ ایک افسر۔ ایک حاکم۔ ایک قاضی ایک جرنیل۔ ایک بادشاہ۔ ایک استاد۔ ایک واعظ۔ ایک مرشد و آقا۔ ایک زاہد و عابد سب کے لئے بہترین اسوہ حسنہ ہیں۔

اخلاق کی خوبی اس کے علم اور فلسفہ میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے عمل میں ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ علم "بلا عمل" کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

اسلام نے اخلاق کا کمال یہ قرار دیا ہے۔ کہ وہ سمجھ کر ادا کئے جائیں۔ چونکہ اسلام میں اخلاق بھی دوسری عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے۔ اس لئے اس کی غرض و غایت بھی ہر قسم کی دنیاوی نفسانی اور ذاتی اغراض سے پاک ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان کاموں میں کوئی نیکی اور ثواب نہیں ہے۔ ہمارے اخلاق میں جس قدر اخلاص کا حصہ شامل ہوگا۔ اسی قدر وہ قابل قدر اور قابل اجر ہونگے۔

حضرت نواس بن سمعان انصاریؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نیکی اور گناہ کی حقیقت دریافت کی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "نیکی حسن اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک جائے۔ اور تجھ کو یہ پسند نہ ہو۔ کہ تیرے اس کام کو لوگ جانیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ "بدی کو اپنے ہاتھ سے روکنا اور مٹانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اگر ہاتھ نہ مٹا سکے۔ تو زبان سے مٹائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو اس کو دل سے برا سمجھے۔ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔"

اسی اخلاقی فرض کا شرعی نام امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ یعنی اچھی بات کے لئے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔ جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (سورہ توبہ ۹۴) تم سب سے بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کے لئے باہر لائی گئی ہو۔ اچھی بات کا حکم دیتے ہو۔ اور بری بات سے روکتے ہو گو بظاہر اخلاقی امور ہر شخص کے پرائیویٹ اور نجی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کا اثر کرنے والے کی ذات تک بظاہر محدود ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ان کے اثرات اور نتائج پوری سوسائٹی کو متاثر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اثر ایک سے دوسرے تک اور دوسرے سے تیسرے تک پہنچتا ہے۔ اور اسی طرح رفتہ رفتہ وہ پھیل جاتا ہے۔

اب اخلاق کی اہمیت کو سمجھنے کے بعد اس کے طریق اصلاح کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ اصلاح کی نصیحت اور فہمائش۔ خوش اسلوبی۔ نرمی اور مصلحت کے ساتھ کی جائے۔ جس کے لئے خود قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ (سورۃ نحل ۱۶) تو اپنے رب کے راستہ کی طرف دانائی۔ حکمت اور اچھی نصیحت سے بلا۔

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کی اصلاح کے لئے اس کے پاس بھیجا گیا۔ تو فرمایا۔ کہ فقولا لہ قولا لینا (سورہ طٰہٰ ۲) کہ تم دونوں اس سے نرمی سے باتیں کرنا۔ یہ تمام احتیاطی تدابیر اسی لئے فرمائی گئیں۔ کہ لوگوں میں اپنے بداخلاقی کے کردار میں ضد نہ پیدا ہو جائے۔ اور نیکی کے بجائے برائی کا اندیشہ نہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ امن دامان کا قائم رکھنا امام کے ہاتھ میں ہے۔ اصل مقصد جماعتی اصلاح اور جماعت کی اخلاقی حفاظت ہے۔

اسی لئے اسلام نے دوسروں کے ذاتی معائب کی تحقیق اور تجسس کی ممانعت کی ہے۔ کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے فرد کے حالات اور کوائف کی جستجو کرے۔ کیونکہ اس سے فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور پھر کوئی محفوظ نہیں رہتا۔ جو شخص چھپ کر گھر میں کوئی بدی کرتا ہے۔ تو اس کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ جماعت تک اس کا بد اثر نہیں پہنچتا۔ اور ساتھ ہی اس میں یہ نکتہ بھی ہے۔ کہ جو شخص کوئی مخفی بدی کرتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس میں شرم و حیا کا جوہر ابھی باقی ہے۔ جو ممکن ہو سکتا ہے۔ آئندہ اس کی اصلاح کا موجب بن جائے۔ اس کے برعکس اگر چھپ چھپ کر کسی کا پیچھا اختیار کیا جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ضد اور ہٹ سے اس کے دل کی دھندلی روشنی بھی گل ہو جائے۔ اسلام نے کسی کے گھر یا کمرہ میں بلا اجازت داخلہ کی جو ممانعت کی ہے۔ اس کی علت غائی بھی یہی ہے۔ جس کے لئے خود حضور مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ انما الاذن لاجل الرویۃ کہ کسی کے گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنا اسی لئے ہے۔ کہ وہ اس کو نہ دیکھے۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تم بدگمانی سے بچو۔ اور تم لوگوں کے عیب نہ معلوم کرو۔ اور نہ ہی جاسوسی کرو۔ اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو۔ اور نہ غیبت کرو۔ اور نہ باہم دشمنی رکھو۔ اے خدا کے بندو۔ سب بھائی بھائی بنے رہو۔ (صحیح بخاری)

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام انسانی۔ اخلاقی محاسن کو کھول کر بیان کیا ہے۔ اور ان کے حصول کے لئے تاکید فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے اخلاق کی جامع تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے سانپ ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں پر نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقوےٰ اختیار کرو۔ مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ ..... تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائیگا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے ...... سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ..... بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ ...... تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ ...... گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو.... جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے۔ قمار بازی سے بد نظری سے اور خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصور سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ اور امور معروفہ جو خلاف قرآن نہیں ہیں۔ ان کی بات کو نہیں مانتا۔ اور ان تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا۔ کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے۔ اور کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔...... ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغ گو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۲۳، ۲۴، ۲۵-۲۷، ۳۸)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود فرماتے ہیں:

"اخلاق کا پہلا مرحلہ کف لسان ہے۔ لیکن جو باتیں موٹی ہیں۔ اور ان پر انسان قابو پا سکتا ہے۔ اور عام انسانی نقائص کو ان کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری یہ ہے۔ کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے.......

یاد رکھو تم لوگوں میں قبولیت حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اخلاق حسنہ تمہارے اندر پیدا نہ ہوں۔...... اگر اخلاق درست ہوں گے تو یہ نہ صرف تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ہوگا۔ وہی اعلیٰ درجہ کا مبلغ ہے۔ جس کے اخلاق درست ہیں........

پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اخلاق درست کرو۔ یاد رکھو جو جماعت کسی اپنی طرف منسوب ہونے والے کی بدی کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ اس کا الزام ساری جماعت پر آتا ہے۔ تم اس الزام سے اسی وقت بچ سکتے ہو۔ جب تم ان کے اخلاق کو ناپسند کرو۔

پھر کس درد سے حضور فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ جماعت کو اخلاق حسنہ کے اختیار کرنے کی توفیق دے اور جو کمزور اخلاق کے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

جزیہ

(از محمد طفیل صاحب منتیر واقف زندگی)

خراج اور جزیہ، ایک ٹیکس ہے۔ جو نظام حکومت چلانے کے لئے غیر مسلم رعایا سے لیا جاتا ہے۔ اور اس ٹیکس کا فائدہ بالواسطہ خود ٹیکس دینے والوں کو ہی پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس روپے کا مصرف یہ ہے کہ اسلامی حکومت غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت اور ان کے آرام و آسائش اور بہبودی کا انتظام کرے۔ اور اور ان کے جان و مال کی حفاظت کے لئے افواج مہیا کرے۔

خراج اور جزیہ میں یہ فرق ہے۔ کہ خراج زمین سے لیا جاتا ہے۔ اور جزیہ جانوں کا ٹیکس ہے۔ دوسرے جزیہ کی بنیا نص قرآنی پر قائم ہے اور خراج کی اساس اجتہاد پر ہے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ ٹیکس جس کو جزیہ کا نام دیا جاتا ہے غیر مسلم رعایا کے ساتھ کیوں مخصوص ہے۔ مسلم رعایا سے کیوں نہیں لیا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ ٹیکس فوجی خدمت کا معاوضہ ہے۔ جو مسلمان سپاہی سرانجام دیتے ہیں۔ جس سے غیر مسلم رعایا آزاد رکھی جاتی ہے۔ یعنی ہر مسلمان گویا جبری بھرتی کے قانون کے ماتحت آجاتا ہے۔ مگر غیر مسلم رعایا اس سے آزاد سمجھی جاتی ہے الاحکام السلطانیہ صفحہ ۱۳۷ میں یہ وجہ ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"جزیہ ذمیوں پر زکوٰۃ کی جگہ مقرر تھا۔ مسلمان اور ذمی دونوں ایک ریاست (کامنویلتھ) کے شہری خیال کئے جاتے تھے۔ ان کے حقوق میں کسی قسم کا امتیاز نہ تھا۔ مسلم ریاست ان کے جان و مال کا ذمہ لیتی تھی۔ اور ضروری تھا کہ جزیہ کی رقم ذمیوں کی فلاح و بہبود تعلیم و ترقی اور ان کی دوسری ضروریات پر صرف کی جائے"۔

. . . .

مندرجہ بالا بیان سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ٹیکس کی ادائیگی کا بار صرف ذمیوں پر ہی ڈالا گیا ہے۔ دراصل غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ٹیکس کے معاملہ کو تین شاخوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

اوّل:۔ وہ ٹیکس جو صرف مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں مثلاً زکوٰۃ۔

دوم:۔ وہ ٹیکس جو صرف غیر مسلموں کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً جزیہ

سوم:۔ مشترک ٹیکس جو حسب حالات سب پر لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً زمین کا مالیہ جس کو خراج بھی کہتے ہیں۔ اس تقسیم و تفریق کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلامی حکومت کو بعض ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دینی مصالح کے خاص ہوتے ہیں اور یہ انصاف سے بعید ہے امر تھا۔ کہ ان کا بوجھ غیر مسلم رعایا پر ڈالا جاتا۔ لہٰذا اسلام نے مسلموں اور غیر مسلموں کے بعض ٹیکس جدا جدا کر دیئے۔ چنانچہ جہاں مسلمانوں کے مخصوص ٹیکس "زکوٰۃ" میں دینی اور سیاسی اغراض بھی دو مخلوط طور پر شامل کر دی گئیں۔ وہاں غیر مسلموں کے مخصوص ٹیکس یعنی جزیہ کے مصارف میں کوئی دینی غرض شامل نہیں کی گئی بلکہ اسے عام رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بیشتر صورتوں میں زکوٰۃ کا ٹیکس جو مسلمانوں کے لئے خاص ہے۔ جزیہ کے ٹیکس سے بھاری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے مصارف زیادہ ہیں۔

اب رہا جزیہ کی تشخیص و تحصیل کا سوال سو اس معاملہ میں بھی اسلام نے ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے۔ جس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ اس کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام نے جزیہ کے ٹیکس کی کوئی شرح معین نہیں کی۔ بلکہ اسے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات پر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے عرب کے مختلف قبائل کے ساتھ جزیہ کے متعلق مختلف صورتیں اور مختلف شرحیں اختیار کی تھیں۔ چنانچہ مثلاً نجران کے عیسائیوں سے آنحضرت صلعم نے مجموعی طور پر دو ہزار چادریں اور بعض دوسری چیزیں سالانہ مقرر کی تھیں۔

(فتح البادی جلد ۸ صفحہ ۲۳)

مگر اس کے مقابل پر یمن کے لوگوں سے اوسطاً ایک دینار فی کس سالانہ مقرر ہوا تھا۔

(ابو داؤد کتاب الخراج باب فی اخذ الجزیہ)

اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی یہی طریق جاری رکھا کہ ہر قوم کے مناسب حال اس سے جزیہ کا ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔ اور افراد پر اس ٹیکس کی تقسیم ایسے رنگ میں کی جاتی تھی۔ کہ ہر شخص پر اس کی مالی طاقت کے مطابق بوجھ پڑتا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ خلفاء اربعہ کے زمانہ میں جزیہ کے ٹیکس کی صورت عموماً یہ تھی۔

(۱) دولتمندوں سے ۴۸ درہم سالانہ (بارہ روپیہ)

(۲) متوسط طبقہ سے ۲۴ درہم سالانہ (چھ سالانہ)

(۳) ادنیٰ طبقہ سے ۱۲ درہم سالانہ (تین روپیہ)

غریبوں، بے کسوں، اندھوں، اپاہجوں، مجنونوں اور دوسرے معذور افراد سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا۔ راہب اگر متمول نہ ہوتے۔ تو انہیں جزیہ ادا نہ کرنا پڑتا تھا۔ یہ صرف عاقل و بالغ اور آزاد مردوں پر واجب تھا۔ نیز عورتوں اور بچوں سے بھی نہ لیا جاتا تھا"۔

(الجامع الاحکام القرآن قرطبی جلد ۸ صفحہ ۱۱۰)

پھر جزیہ کی تحصیل میں یہ اصول مدنظر رکھے جاتے تھے۔

اوّل:۔ جزیہ دینے والے کو اختیار تھا۔ کہ خواہ نقد ادا کرے یا اس کی قیمت کے اندازے پر کوئی چیز دیدے۔

دوم:۔ جزیہ کی وصولی کے متعلق تاکیدی حکم تھا کہ اس معاملہ میں کسی قسم کی سختی سے کام نہ لیا جاوے اور بالخصوص بدنی سزا سے منع کیا گیا تھا"۔

سوم:۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مر جاتا کہ اس کے ذمہ جزیہ کی کوئی رقم واجب الادا ہوتی تھی۔ تو وہ معاف کر دی جاتی تھی۔ اور مرنے والے کے ورثاء اور ترکہ کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا تھا"۔

(کتاب الخراج فصل فی من تجب علیہ الجزیہ)

تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ مسلمان فرمانروا جزیہ وصول کرنے میں عدل و انصاف اور نرمی کا برتاؤ کرتے تھے۔ کیونکہ اسلام کا قانون ہے کہ جزیہ وصول کرنے کے لئے کسی ذمی کو زدوکوب نہ کیا جائے نہ دھوپ میں کھڑا کیا جائے نہ بدن داغ کر یا کوئی دوسری جسمانی اذیت پہنچائی جاوے۔ البتہ ذمی کی سہل انگاری کی صورت میں حوالات میں بند کیا جا سکتا ہے۔ مگر ادائیگی کے بعد فوراً رہا کر دیا جائے۔

"روایت آتی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمر ایک ایسی جگہ سے گذرے۔ جہاں بعض غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے میں کچھ سختی کی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ رک گئے اور غصہ کی حالت میں دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا گیا۔ کہ یہ لوگ جزیہ ادا نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی طاقت نہیں"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا" تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان پر بوجھ ڈالا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ انہیں چھوڑ دو۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے۔ کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے۔ وہ قیامت کے دن خدا کے عذاب کے نیچے ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کا جزیہ معاف کر دیا گیا"۔

(کتاب الخراج فصل فی من تجب علیہ الجزیہ)

قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) امام ابو یوسفؒ نے ہارون رشید (۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ) کو خط میں لکھا تھا

"آپ کا فرض ہے کہ ذمیوں سے رواداری برتیں۔ آنحضرت صلعم کا معمول تھا کہ ان کی ضرورتوں سے بے خبر نہ رہیئے۔ ان پر جبر و زیادتی نہ ہونے پائے۔ جزیہ کے علاوہ ان سے اور مال نہ لیا جاوے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ان آخری الفاظ سے آپ ناواقف نہ ہوں گے ذمیوں سے بھلائی کرنا۔ ان سے رواداری برتنا۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا۔

(الاحکام السلطانیہ صفحہ ۱۳۷)

"عہد عباسیہ میں ذمیوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی دوسری ضروریات کا لحاظ رکھنے کے لئے ایک مستقل محکمہ قائم تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عہد خلافت میں خراج و جزیہ کے افسروں کے نام حکم جاری کیا تھا" خراج کے درہموں کی مالیت ۱۴ قیراط سے زیادہ نہ ہو" یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس زمانہ میں مختلف مالیت کے درہم رائج تھے۔ اس لئے افسروں کو اس کا موقع ملتا تھا۔ کہ زیادہ مالیت کے درہم شہریوں سے وصول کریں۔

(تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

حضرت عمر کو آنحضرت صلعم کے تاکیدی ارشادات کے ماتحت اپنی غیر مسلم رعایا کا اس قدر خیال تھا۔ کہ انہوں نے فوت ہوتے ہوئے خاص طور پر ایک وصیت کی۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔

"میں اپنے بعد میں آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا سے بہت نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے۔ ان کے معاہدات کو پورا کرے۔ ان کی حفاظت کرے۔ ان کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑے۔ اور ان پر قطعاً کوئی ایسا بوجھ یا ذمہ داری نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو"

(کتاب الخراج صفحہ ۲۳)

گویا مسلمانوں کے ایک جلیل القدر خلیفہ کو اپنی جان کنی کے وقت اگر کسی کا فکر ہوتا ہے تو وہ ذمیوں کا۔ یعنی ان غیر مسلموں کا جو مسلم حکومت میں وفادار شہری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ ہے۔ اسلام کا غیر مذاہب والوں سے سلوک۔

ولادت

"مسٹر عارف نعیم صاحب زیگی (جو سائپرس سے حصول تعلیم کے لئے ربوہ آئے ہیں۔) کو اللہ تعالیٰ نے ۲ مارچ ۵۵ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "کمال نعیم" تجویز فرمایا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرما دیں" (محمد صالح نور واقف زندگی)

بصورت بقایا انیس۱۹ سالہ فہرست سے نام کٹ جائیگا

فرمایا:- "میرا ارادہ ہے کہ انیس۱۹ سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام میں دی۔ اس طرح آئندہ بھی اس رنگ میں مختلف اوقات پر مختلف طریقے استعمال کئے جائیں گے جن سے ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کر لئے جائیں گے تا بعد میں آنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ہم آئندہ آنے والے لوگوں کے سامنے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انیس۱۹ سال پورے ہو چکے ہیں اور فہرست انیس سالہ بن رہی ہے بلکہ اس کا نوے۹۰ فیصدی حصہ بن بھی چکا ہے بعض احباب جن کے ذمہ تھوڑا یا بہت بقایا ہے اور جس کی ان کو اطلاع دی جا چکی ہے قابل ادا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ۳۱ مئی تک اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروالیں ورنہ بصورت بقایا رہنے کے ان کا نام فہرست سے خود بخود کٹ جائیگا۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انیس۱۹ سالہ دور کے سابقون الاولون کی پہلی فہرست والے احباب اپنے بقائے ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے اور وہ اس رنگ میں کہ احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں مبلغ ہوں۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں وہاں کی جماعت کیلئے ضروری ہوگا کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریری کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

احباب جلد سے جلد "امانت خاص" میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "امانت خاص" کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا نظارت بیت المال کی طرف سے فارم "امانت خاص" بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

پُر کردہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

مجالس ضلع سیالکوٹ مطلع رہیں

ضلع سیالکوٹ کی مجالس خدام الاحمدیہ کو بیدار اور مستعد کرنے اور اپنے پروگرام پر عمل کرنے کی نگرانی کے لئے قائدین مجالس ضلع سیالکوٹ نے مکرم محمد احمد صاحب قمر قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کو قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ منتخب کیا ہے جسے مرکز نے منظور کر لیا ہے۔

اس علاقہ کی جملہ مجالس کے قائدین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ قائد مجالس ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دارالقضاء کا اعلان

عبد المجید خالد صاحب آف پشاور نے درخواست دی ہے کہ مسٹر سلطان محمود صاحب نے مجھ سے ۵۰/- روپے برائے خرید حصص دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن وصول کئے تھے اگر وہ روپے کمپنی مذکور میں جمع نہیں کئے ان سے واپس دلائے جائیں۔ اس کا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ رقم اکتیس۳۱ یوم کے اندر اندر عبد المجید صاحب کو مسٹر سلطان محمود صاحب ادا کریں۔ اس فیصلہ کی منسوخی کیلئے میعاد ۳۰ یوم ہے۔

(ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں!

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ:-

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۳) ہر جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور منگوایا جائے۔

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ مل کر جماعتی طور پر خریدیں۔

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی تو کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدے۔

الحمد للہ! کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ولادت

میرے عم محترم چوہدری عبد اللہ خاں ڈنڈ پور کھرویاں کو اللہ تعالیٰ نے چار بچیوں کے بعد ۲۰ مارچ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمن نعیم جامعہ احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی صحت کیلئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

گھوگھیاٹ بیانی ضلع سرگودھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر پڑھ کر فوراً جماعت کے افراد نے فرداً فرداً بطور صدقہ کھانا پکوا کر غرباء کو تقسیم کیا۔ اور ہر جمعہ کو خاص طور پر اجتماعی طور پر دعا ہوتی ہے۔ ۵/- روپیہ بطور صدقہ مرکز میں بھجوائے گئے تا کہ غرباء میں تقسیم کئے جائیں۔

محمد خلیل
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ

ادرحمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کی اچانک بیماری کے حملہ کی خبر پڑھ کر فوری طور پر تمام دوستوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔ اور بطور صدقہ دو دیگ چاول پکا کر غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی صدقہ اور دعا کا اہتمام کیا۔ خداوند تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد سلیمان سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ ادرحمہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ

جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کی طرف سے اجتماعی طور پر مورخہ ۲۵ ۳/۵۵ قبل نماز مغرب دعا کی گئی اور مبلغ ۱۲/۷ روپے بطور صدقہ مقامی طور پر تقسیم کئے گئے۔ (مہر الدین پریذیڈنٹ)

حافظ عبد الرشید صاحب کہاں ہیں؟

حافظ عبد الرشید صاحب امام مسجد جماعت احمدیہ ننکانہ عرصہ ۲۲ یوم سے بغیر اطلاع کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ لہذا جن کے پاس حافظ صاحب اقامت پذیر ہوں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ فوری طور پر جماعت احمدیہ ننکانہ میں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ حافظ صاحب کے والد محترم بہت متفکر ہیں۔

غلام جیلانی کاتب قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ننکانہ کوچہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی عرصہ ایک ہفتہ سے تیز بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین بشیر احمد شاکر انند پورہ راولپنڈی

(۲) کمترین کے لڑکے عزیز ظفر حسین شاہ کو ماہ نومبر میں ران پر پھوڑا نکلا۔ جس کا اپریشن کیا گیا تھا اب اسی ران پر پھر دوسری قسم کا پھوڑا نکل آیا ہے۔ بخار بھی ہے جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ قریشی محمد حسین مدرس چک ۵ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

(۳) میں اس دفعہ دسویں کا امتحان دے رہا ہوں۔ بڑی بہن اور بڑا بھائی بی۔اے اور ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد اللطیف، کراچی

روس اور اقتصادی نظام

مسٹر ہرمٹ حال ہی میں روس کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ اس دورہ میں انہوں نے خروشچیف بلگانن اور زوکوف سے بھی ملاقات کی۔ ذیل کے مضمون میں انہوں نے اپنے دورۂ روس کے تاثرات بیان کئے ہیں۔

اشتراکی نظام کے تحت روس میں بلاشبہ ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے۔ جو کسی حد تک کمیونزم کے اس نظریہ کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کمیونسٹ ڈکٹیٹرشپ میں سب کا درجہ مساوی ہے۔ لیکن ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو دوسروں سے بلند حیثیت رکھتے ہیں۔ آج روس میں ایک ایسی نوکرشاہی پیدا ہوچکی ہے۔ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی بنیاد اہلیت اور کارکردگی پر ہے۔ یہ نوکرشاہی بونسوں موٹروں بنگلوں ملازموں اور نفیس ترین کھانوں کی شکل میں روسی عوام کے خون پسینے کی کمائی ہڑپ کر رہی ہے۔ اعلیٰ خاندان میں پیدائش اور سماجی برتری کی بنا پر سرمایہ دارانہ سماج میں لوگوں کو جو خاص مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ روس میں کافی عرصہ پہلے ان کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ لیکن سیاسی نوازشیں مطلق العنانہ انعامات اور خویش پروری کی ایسی بدعتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ عام زندگی میں کمیونسٹ پارٹی کے اعلیٰ رہنماؤں کے رشتہ دار بڑے فائدے میں رہتے ہیں۔ جدید روس کے غیر طبقاتی ڈھانچے میں بلند ترین حیثیت نوکرشاہی کی اعلیٰ منتظم شخصیتوں۔ عظیم فن کاروں۔ انجنیروں فنی ماہروں۔ شاعروں۔ ادیبوں۔ سائنسدانوں اور سرکاری فارموں اور ٹریکٹر سٹیشنوں کے ڈائرکٹروں کو حاصل ہے۔ نئے سماجی ڈھانچے میں فوجی افسروں اور ان کی بیویوں کو بھی خاص مقام حاصل ہے۔ یہ لوگ مزدوروں اور کسانوں سے کہیں بلند و برتر زندگی بسر کرتے ہیں۔ مزدوروں اور کسانوں کی زندگی بڑی بے کیف سخت اور عام آسائشوں سے خالی ہوتی ہے۔ سخت محنت اور مقابلے کا جذبہ روس کے مزدور طبقہ کو اسی لائن پر چلانے کے لئے جا رہا ہے۔ بڑے افسر کارل مارکس کے اصولوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اور سرمایہ دارانہ نظام کے اصولوں کے مطابق مزدوروں سے کام لیتے ہیں۔

روس میں بعض بہت بڑی فیکٹریاں بھی ہیں۔ جن میں ماسکو کے سٹالن پلانٹ کا نام سرفہرست ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سٹالن پلانٹ کے ساتھ ترجیحی سلوک ہوتا ہے۔ ان فیکٹریوں اور بہت بڑے فارموں کے اعلیٰ افسروں کی تنخواہیں بھی عام مزدور کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور انہیں سہولیات مہیا کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا جاتا۔ "انٹرنیشنل نیوز سروس" کے ایک نمائندہ سے ملاقات کے دوران روس کے ایک فارم کے اعلیٰ افسر نے بتایا۔ کہ اس کی تنخواہ ۲۱۰۰ روبل ہے۔ اور اسے سرکاری طور پر ریڈیو۔ ٹیلی ویژن گھڑی اور ٹیلی فون بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ لیکن ایک عام مزدور کی تنخواہ کم ہوتی ہے۔ اسے خصوصی سہولتیں بھی شاذ ہی میسر ہوتی ہیں۔

روبل کی شرح:۔ روس کے پاس پراپیگنڈا ایک بہت بڑا اور موثر ہتھیار ہے۔ اکثر سننے میں آتا ہے۔ کہ روس کے مزدور ایک ہزار روبل تک تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ ایک عام شخص پر لازمی طور پر اس قسم کے دعووں کا بہت اثر ہوگا۔ لیکن اگر اشیائے ضرورت کی قیمتوں کے حساب سے روبل کی شرح کا موازنہ کیا جائے، تو ان دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں صدر آئزن ہاور نے ایک پریس کانفرنس میں روبل کے بارے میں بھی بعض خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد وہ روس گئے۔ تو ان سے ایک مزدور نے سوال کیا۔ کہ امریکہ میں ایک عام مزدور کی آمدنی کتنی ہوتی ہے۔ میں نے سوچا۔ کہ اصل صورتِ حال کا اندازہ آمدنی بتانے سے نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ لوگ ڈالر اور روبل کے فرق کے متعلق زیادہ نہیں جانتے۔ اس لئے میں نے اسے بتایا۔ کہ ایک امریکی مزدور اپنی آمدنی سے مکان خرید سکتا ہے۔ روز سینما یا تھیٹر جاسکتا ہے۔ اور اپنے بچوں کو یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم بھی دلوا سکتا ہے۔ میں نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی۔ کہ مارشل زوکوف جو غالباً میری باتوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے، اس مزدور سے مخاطب ہوکر بولے "ایسے بے معنی سوال کرکے مہمان کو پریشان نہ کرو"۔

روس میں اگر کسی طبقہ سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے تو وہ فن کاروں کا طبقہ ہے۔ جن میں ادیب شاعر آرٹسٹ اور فلموں اور تھیٹر میں کام کرنے والے شامل ہیں۔ یہ فن کار عام مزدوروں سے بہت بہتر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور حکومت ان کے آرام و آسائش کا بھی بہت خیال رکھتی ہے۔ ان لوگوں کا معیارِ زندگی مغربی ممالک کے فن کاروں کے معیار پر تو پورا نہیں اترتا۔ لیکن اپنی سوسائٹی میں وہ بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں۔ اور ان کی بڑی قدر کی جاتی ہے۔ لیکن یہ فن کار بھی روس کا مظلوم ترین طبقہ ہیں۔ روح اور آزادی فن کی جان ہے۔ ایک فن کار اس وقت تک کوئی تخلیقی کام نہیں کرسکتا۔ جب تک اسے فکر و نظر کی مکمل آزادی میسر نہ ہو۔ اور ان روسی فن کاروں کو "پارٹی لائن" پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اور فن کار ادیب ہو۔ شاعر یا فلم میں کام کرنے والا ایکٹر۔ وہ کمیونسٹ پارٹی کے اصولوں سے انحراف نہیں کرسکتا۔ اور اسے بھی مجبوراً وہی کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جو اسے کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ ان فن کاروں پر کمیونسٹ پارٹی اور پارٹی کے اخبارات کو مکمل اختیار حاصل ہے۔ (نوائے وقت مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء)

ٹانگانیکا میں ہر قسم کے نسلی امتیاز کی پالیسی ترک کی جائے

برطانیہ کو اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل کی ہدایت

نیویارک ۲۷ مارچ۔ اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ٹانگانیکا میں برطانیہ کو ہر قسم کے نسلی امتیاز کی پالیسی سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس قرارداد پر رائے شماری کے وقت سات ارکان غیر جانبدار رہے۔ تین نمائندوں نے قرارداد کے حق میں اور دو نے اس کے خلاف ووٹ دیئے۔

امریکہ قوم پرست چین اور ہائیٹی نے اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے اور برطانیہ اور بلجیم نے اس کی مخالفت کی۔ آسٹریلیا۔ ایکواڈور۔ فرانس ہندوستان۔ نیوزی لینڈ، شام اور روس غیر جانبدار رہے۔ ٹانگانیکا کے متعلق جو رپورٹ اقوام متحدہ میں پیش کی گئی۔ اس میں بھارت کی پیش کی ہوئی یہ ترمیم بھی شامل کی گئی ہے کہ اگر غیر ملکیوں کو ٹانگانیکا میں کوئی زمین دی جائے تو انتظامیہ کو زمین دینے سے پہلے اس امر کی تصدیق کرنی چاہیئے کہ متعلقہ افریقی باشندے بھی اس پر رضامند ہیں۔

برطانوی مندوب سر ایلن برنز نے کہا کہ اس قاعدے کا مطلب یہ ہوگا کہ چند افریقی پورے علاقے کی ترقی کی راہ میں روکاوٹ بن سکتے ہیں۔

آسٹریلوی نمائندہ مسٹر ڈیسے رائج لومر نے کہا ہے کہ اس دفعہ کے مطابق عام افریقیوں کو حق استرداد مل جاتا ہے جس سے وہ کسی دوسرے فرد کو زمین حاصل کرنے سے روک سکتے ہیں جو نہ خود بھی استعمال نہ کرتے ہوں اور اس طرح یہ اختیار ملک کی ترقی کی راہ میں حائل ہوسکتا ہے۔

برطانوی مندوب سر ایلن برنز نے کہا کہ انہوں نے اس رپورٹ کے اکثر حصوں سے اتفاق کیا ہے۔ لیکن وہ اس کے دو پیروں سے متفق نہیں جن کا تعلق اس کی پالیسی اور زمین کے حقوق سے ہے۔

بھارت کی طرف سے تخفیف اسلحہ کے متعلق عارضی منصوبہ

نیویارک ۲۷ مارچ۔ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ بھارت نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک تخفیف اسلحہ کے متعلق بڑی طاقتوں میں سمجھوتہ نہیں ہوجاتا اس وقت تک بھارت اسلحہ پر کنٹرول رکھنے کے لئے ایک عارضی منصوبہ پیش کرنے کو تیار ہے۔

اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے بھارتی مندوب نے سیکرٹری جنرل کے نام جو مکتوب بھیجا ہے اسے شائع کر دیا گیا ہے۔ بھارتی مندوب نے یہ مراسلہ ۱۶ مارچ کو بھیجا تھا۔ اس مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی حکومت کی یہ خواہش ہے کہ تخفیف اسلحہ کے متعلق بھارت کے عارضی منصوبے کی تفصیلات سب سے پہلے تخفیف اسلحہ کمیشن کو دی جائیں۔

امید ہے کہ یہ تجاویز سر حال کرشنا مینن نے کر جائیں گے۔

سندھ اسمبلی کے رکن کی گرفتاری

چار لاکھ مالگذاری کی مبینہ عدم ادائیگی

حیدرآباد (سندھ) ۲۷ مارچ۔ سندھ اسمبلی کے رکن میر جعفر خاں جمالی کو سندھ کے قانون مال کی دفعہ ۱۵۷ کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔

سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر ایم اے کھوڑو نے بتایا کہ مسٹر جمالی کے ذمہ چار لاکھ مالگذاری واجب الادا ہے اور وہ چار مہینے سے گرفتاری سے بچتے رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر بسنے والے جمالی اور مگسی قبیلوں کے ذمہ حکومت سندھ کا بیس لاکھ روپیہ اس پانی کے سلسلہ میں واجب الادا ہے جو وہ بلوچستان میں اپنی اراضی کی آبپاشی کے لئے ... رہے ہیں جس میں سے سترہ لاکھ روپیہ جمالی قبیلہ کے ذمہ ہے اور سردار جمالی خاص ملزم ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ وہ مسٹر جمالی کے خلاف بھی فوجداری کی کارروائی کا حکم دینے والے ہیں۔ انہوں نے کہا مسٹر جمالی بلوچستان میں مبینہ طور پر جو پانی لیتے تھے انہیں اجازت نہیں تھی اور اس سلسلہ میں بلوچستان کے گورنر جنرل کے ایجنٹ سے چھ مہینے سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔

سندھ کی طرف سے ایک لاکھ روپے

حیدرآباد ۲۷ مارچ۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے صوبائی اسمبلی میں اعلان کیا کہ انہوں نے بلوچستان کے زلزلہ زدہ افراد کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔

مغربی پاکستان کا ہائی کورٹ لاہور میں ہی قائم کیا جائیگا

علاوہ ازیں پشاور اور کراچی میں کورٹ کے دو بنچ پورا سال کام کرینگے

(بقیہ صفحہ اوّل)

گورنروں مجالس قانون ساز اور متعدد سیکریٹریٹوں کی بجائے ایک گورنر۔ ایک کابینہ۔ ایک مجلس قانون ساز اور ایک سیکریٹریٹ ہوگا۔ قبائلی علاقے کے نظم ونسق میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مغربی پاکستان کے پچاس ضلعے اور گیارہ ڈویژن ہوں گے۔ ڈویژن کمشنروں کو نظم ونسق اور مال کے وسیع اختیارات حاصل ہوں گے۔ تاکہ عوام کے زیادہ سے زیادہ معاملات ڈویژن کے حاکم کے سامنے ہی طے ہوسکیں۔ ضلع کی عدالتیں اسی طرح کام کرتی رہیں گی جس طرح اب کررہی ہیں۔ مغربی پاکستان کا ایک ہائی کورٹ ہوگا جس کا صدر دفتر لاہور میں ہی ہوگا۔ لیکن پشاور اور کراچی میں ہائی کورٹ کے دو بنچ پورا سال کام کریں گے۔ علاوہ ازیں خاص مقدمات کے لئے پشاور اور کراچی کے علاوہ ہائی کورٹ کے جج صاحبان دوسرے مقامات پر بھی عدالت کریں گے موجودہ سروسوں کو ملانے کے سلسلہ میں اعلان میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازموں کی سروسوں اور تمام دیگر حقوق کا پوری طرح تحفظ کیا جائے گا۔ سروسوں کو ملانے کے بعد جو تھوڑا بہت عملہ فاضل بچے گا وہ فوجی تعمیر کے بڑھتے ہوئے کاموں میں کھپا لیا جائے گا۔ اور جب تک وہ سب ملازم نہ ہوجائیں گے نیا عملہ بھرتی نہ کیا جائے گا۔

برسلز میں ایک ہزار افراد کی گرفتاری

برسلز ۲۷ مارچ۔ بلجیئم کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ پولیس نے کل احتیاط کے طور پر مظاہروں کو روکنے کیلئے ایک ہزار سے زائد افراد گرفتار کرلئے ہیں مجوزہ مظاہرے حکومت نے ممنوع قرار دے دیئے تھے۔ کیتھولک اپوزیشن نے سوشلسٹ لبرل حکومت کی نئی اصلاحات پر اعتراض کیا ہے جس میں بلجیئم میں کیتھولک سکولوں کیلئے ۵۰ کروڑ بلجیئن فرانکس کی کمی اور مزید تبدیلیوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیتھولک اپوزیشن کا کہنا ہے کہ ان اصلاحات سے بلجیئم میں تعلیم تباہ ہوجائے گی۔

پاکستان کا نیا بجٹ

کراچی ۲۷ مارچ ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے پاکستان کے بجٹ کا اعلان ۳۱ مارچ کو کیا جائے گا۔ اس بجٹ کی منظوری گورنر جنرل دیں گے اور اس کا اعلان وزیر خزانہ چودھری محمد علی ایک خاص پریس کانفرنس میں کریں گے اسی شام چودھری محمد علی ایک نشری تقریر میں بجٹ کی تفصیلات پر روشنی ڈالیں گے

کراچی میں پانی کی بہم رسانی کا منصوبہ

کراچی ۲۷ مارچ امریکہ نے کراچی میں نئے کراچی میں پانی کی بہم رسانی کے منصوبہ کی تکمیل کے لئے حکومت پاکستان کو مزید ۳۸ لاکھ ڈالر دینا منظور کرلیا ہے اس سلسلہ میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ مجموعی طور پر بہم رسانی کے منصوبہ پر ۱۵ کروڑ ۳۷ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

وزرائے اعظم کی ملاقات

کراچی ۲۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی ملاقات ۱۴ اپریل کو نئی دہلی ہوگی۔

یمن کے علاقہ پر برطانوی فوج کا حملہ

قاہرہ ۲۷ مارچ۔ امام یمن نے کل قاہرہ میں مقیم یمنی وزیر مختار کو ایک برقیہ میں مطلع کیا ہے کہ عدن کے علاقہ سے ایک برطانوی فوجی دستہ نے الاہرالہ کے علاقہ پر مسلح حملہ کرکے متعدد افراد کو بڑی بے دردی سے قتل کردیا ہے۔

برقیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یمن کے ایک فوجی بارک کو بھی تباہ کردیا گیا ہے۔ اور سلطان جواد بن بالن العواقی کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے برطانوی پالیسی کی حمایت کرنے سے انکار کردیا تھا امام (رشاد) یمن نے برقیہ میں اپنے وزیر مختار مقیم قاہرہ عبدالرحمٰن ابوطالب کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ اس مبینہ حملہ کے متعلق عرب لیگ اور تمام مسلم ممالک کے سربراہوں کو مطلع کردیا جائے۔

ایٹمی توانائی سے چلنے والا روسی بجلی گھر

لنڈن ۲۷ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے کل اپنے ایک انگریزی نشریہ میں انکشاف کیا کہ روس کا ایٹمی توانائی سے چلنے والا بجلی گھر جس سے پانچ ہزار کلو واٹ بجلی تیار ہوتی ہے صرف اتنے یورینیم سے چلتا ہے جو دیاسلائی کی ایک ڈبیہ میں رکھا جاسکتا ہے۔

اس کارخانے کو کوئلہ سے چلانے کے لئے ہر روز کوئلہ سے لدی ہوئی بارہ ٹرینوں کی ضرورت ہوگی۔

کمیونسٹ چین میں وسیع پیمانے پر تخریبی کارروائیوں کے منصوبے کا انکشاف

نو جاسوسوں کو سزائے موت دے دی گئی

ماسکو ۲۷ مارچ۔ کمیونسٹ چین میں کانٹن کے مقام پر نو چینیوں کو غیر انقلابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے سزائے موت دے دی گئی ہے۔ یہ اطلاع سوویٹ نیوز ایجنسی نے شنگھائی کی رپورٹوں کے حوالے سے دی ہے۔ ان کے علاوہ سترہ اور اشخاص کو مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دی گئیں۔ ان چینیوں کے خلاف یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے عوامی چین کے باشندوں کے قتل اور وسیع پیمانے پر تخریبی کارروائیوں کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس گروہ کے لیڈروں کو فارموسا میں تخریبی سرگرمیوں کی باقاعدہ تربیت دینے کے بعد کمیونسٹ چین میں خفیہ طور پر رکھا گیا تھا۔ ان جاسوسوں نے کارخانوں۔ جلسوں۔ تھیئٹروں اور پبلک باغات میں بم وغیرہ پھینک کر عوام میں دہشت پھیلانے کا وسیع اور منظم منصوبہ بنایا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے بعض خفیہ اطلاعات بھی حاصل کرلی تھیں۔ سوویٹ نیوز ایجنسی نے کہا ہے۔ کہ چیانگ کائی شیک کے ان جاسوسوں کے قبضے سے بڑی مقدار میں ہتھیار اور گولہ بارود بھی پکڑا گیا ہے۔ ملزمان نے اقبال جرم کرلیا تھا۔

حیدرآباد ۲۷ مارچ۔ سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر قربان علی کو میر غلام علی تالپور کی جگہ اسمبلی کا نیا اسپیکر منتخب کرلیا گیا ہے۔

اسلامی اخلاق

(بقیہ صفحہ ۴)

ان کی اصلاح ہو۔ اور ساری جماعت ان کی اصلاح میں زور لگا دے۔ اگر ان کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو وہ لوگ جدا ہوجائیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء مطبوعہ اخبار الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

پھر فرمایا:۔

"میری خلافت کو اکتالیس سال ہورہے ہیں۔ اس عرصہ میں اگر تم سال میں صرف ایک اچھا خلق اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ تو آج اخلاقی لحاظ سے تم بہت بڑی طاقت کے مالک ہوتے۔ .... یاد رکھو سب سے مقدم چیز انسانی اعمال میں اخلاق ہی ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر نہ دین درست ہوتا ہے۔ نہ دنیا۔ .... پس قومی ترقی کی اصل جڑ اخلاق کی درستی ہے۔ اگر تم سال میں اپنا ایک خلق ہی درست کرنے کا عہد کرلو۔ اور پھر اس پر قائم ہو جاؤ۔ تو کہیں سے کہیں نکل سکتے ہو۔ اگر تم اخلاق کو درست کرو۔ محنت کے عادی بن جاؤ۔ تو تمہاری قربانی خود بخود بڑھتی جائے گی۔ اور لوگ آپ ہی آپ تمہاری طرف کھچے چلے آئیں گے۔"

(از تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء مطبوعہ الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۵ء)

آؤ ہم اپنے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عہد کریں۔ کہ آئندہ کوئی بدی ہم سے سرزد نہ ہوگی۔ اور ہم صحیح معنوں میں احمدیت کی تعلیم کو اپنے اوپر وارد کرتے ہوئے ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بداخلاقی سے بھی مجتنب رہنے کا اقرار کریں۔

ڈھاکہ میں طوفان رعد و باد

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ ڈھاکہ اور اس کے مضافات میں ایک زبردست طوفان رعد و باد سے جھونپڑیوں کو نقصان پہنچا۔ جو تیجگاؤں کے ہوائی اڈے پر کھڑے ہوئے تھے۔ طوفان کے ساتھ بارش بھی ہوئی۔ ہوائی اڈے اور اسکی عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا۔ کیونکہ زیادہ تر عمارتوں کی چھتیں اڑ گئی تھیں۔

کابل ۲۷ مارچ۔ افغانستان کے جنوبی صوبے سے افغانستان حکومت کے خلاف ڈیماکریٹک پارٹی کے مظاہروں کی اطلاع ملی ہے۔ اس علاقے میں پارٹی کے ارکان اور پولیس کے درمیان گولیاں چلنے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ پانچ میل تک ٹیلیگراف کے تار بھی کاٹ دیئے گئے ہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۰/- تا -/۱۲ چینی دیسی -/۳۰ تا ۳۲ تیل توریہ
۳۷/۸ تا -/۳۸ تیل بنولہ -/۳۲ تا ۳۳ تیل ناریل
-/۱۲۲ تیل تلی -/۱۲۰ سرخ مرچ -/۳۵ تا -/۴۰
کالی مرچ -/۱۲۵ الائچی خورد -/۵ ہلدی ۶۸ تا
-/۷۲ نمک -/۲ تا -/۸ دیسی گھی -/۱۵۵ تا -/۱۶۰ تا
-/۱۶۵ بناسپتی گھی -/۳۴ تا -/۳۶ ماش سیاہ ثابت
-/۱۲ تا ۱۲/۸ ماش سبز ثابت -/۱۳ تا -/۱۴
مونگ ثابت -/۹ تا ۱۰/- مسور ثابت -/۱۱ تا ۱۱/۸
چنے ۶/۱۰ تا ۶/۱۲ کابلی چنے -/۹ تا ۱۴ گندم ۱۱/۸
آٹا ۱۱/۸ دیسی صابن -/۳ تا -/۳۸ باجرہ ۸/۱۲
توریہ -/۱۴ تا ۱۴/۸ کھل توریہ -/۲/۱۰ تا -/۳
صرافہ سونا ۱۰۸ تا -/۱۰۵ پونڈ -/۶۵
چاندی ٹکسالی -/۱۴۱ چاندی -/۱۵۱ تا -/۱۶۰
خشک میوہ:۔ بادام -/۵۰ تا -/۷۰ سوگی -/۵۰ تا
-/۵۰ چھوہارہ -/۲۰ تا -/۲۵ کھوپرا -/۱۲۵ پستہ
-/۱۰ تا -/۲۰ گری بادام -/۲۵۰